وضو و غسل کے بعد معلوم ہوا کہ نیل پالش لگی رہ گئی، تو جو نماز پڑھی اس کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 61

تاریخ اجراء: 18 ذوالحجۃ الحرام 1442ھ 29 جولائی 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کسی اسلامی بہن نے ناخن پالش لگائی ہوئی تھی، اسے اپنی طرف سے صاف کر کے وضو یا غسل کیا اور نماز بھی پڑھ لی، پھر توجہ گئی، تو معلوم ہوا کہ ناخن پالش صحیح طور پر نہیں اتری تھی، جس وجہ سے پانی ناخن تک نہیں پہنچا، تو اس صورت میں اُس پڑھی گئی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ نماز ادا ہو گئی۔ اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر جسم پر کوئی ایسی چیز لگی ہو کہ جس کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی ہو اور اسے تکلیف اور ضرر کے بغیر اتارنا ممکن ہو، لیکن اس کی دیکھ بھال کرنے، اس کے لگے ہونے یا نہ لگے ہونے پر مسلسل توجہ رکھنے، اس سے بچنے اور احتیاط کرنے میں حرج واقع ہوتا ہو جیسے سرمے کا جِرم (تہہ)، پکانے و گوندھنے والوں کے لئے آٹا، کاتب یعنی لکھنے والے کے لئے سیاہی کا جرم اور عورتوں کے لئے مہندی کا جرم وغیرہ (چونکہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ یا تو ہر آدمی کو یا بعض مخصوص افراد کو عموماً یا خصوصاً اُن چیزوں سے واسطہ رہتا ہے اور ان سے بچنے یا مکمل طور پر ان کی نگہداشت رکھنے میں حرج ہے) تو حکم یہ ہے کہ اگر ایسی کوئی چیز جسم پر لگی رہ گئی اور آدمی کو پتا نہ چلا، تو اس کا وضو یا غسل ہو جائے گا اور نماز پڑھ لی، تو وہ بھی ہو گئی۔

پھر ایسی چیزوں کے جسم پر لگے رہنے کے باوجود وضو و غسل ہو جانے کی اصل علت حرج ہے، جہاں بھی حرج پایا جائے گا، وہاں رخصت والا معاملہ ہو گا، یہاں یہ ضروری نہیں کہ اس چیز سے ہر روز واسطہ پڑتا ہو، بلکہ اگر وقفے وقفے سے اس سے واسطہ پڑتا ہو، لیکن اس کی نگہداشت اور دیکھ بھال میں حرج ہے، تو اس کے بھی جسم پر لگے ہونے کے باوجود وضو و غسل ہو جائے گا جیسے عورتوں کے حق میں مہندی اور عام لوگوں کے لئے سرمے کے جِرم کا معاملہ ہے کہ

عورتیں ہر روز مہندی استعمال نہیں کرتی، بلکہ وقفے وقفے سے کرتی ہیں، یونہی عام لوگ ہر روز سرمہ استعمال نہیں کرتے، لیکن اس کے باوجود شریعت نے انہیں ان چیزوں کے جرم کے معاملے میں رخصت دی ہے۔

ہاں اگر وضو سے پہلے ہی معلوم ہو گیا کہ ان میں سے کوئی چیز لگی ہوئی ہے یا وضو کر کے نماز پڑھ لی، بعد میں معلوم ہوا، تو اب چھڑانا واجب ہے، یعنی اب اُسے چھڑائے اور دھوئے بغیر وضو و غسل کریں گے، تو وضو و غسل نہ ہو گا اور ایسے وضو و غسل کے بعد اگر نماز پڑھیں گے، تو وہ نماز نہ ہو گی، کیونکہ رخصت محض بچنے اور نگہداشت میں حرج کی وجہ سے تھی، لیکن جب اس کا لگا ہونا معلوم ہو گیا اور اس کے چھڑانے میں ضرر و تکلیف بھی نہیں، تو اب وہ رخصت نہ رہی۔

اب اس تفصیل سے پوچھی گئی صورت کا حکم بھی واضح ہو گیا اور وہ یہ کہ خواتین عام طور پر بطورِ زینت ناخن پالش استعمال کرتی ہیں اور اس کی نگہداشت اور دیکھ بھال کرنے میں بھی ضرور حرج پایا جاتا ہے، لہٰذا اس میں بھی رخصت و آسانی والا معاملہ ہو گا، یعنی اگر اسے ناخن پالش کا جِرم لگے ہونے کا علم نہیں تھا اور اُس نے اسی طرح وضو یا غسل کر کے نماز ادا کر لی، تو وہ ادا ہو گئی۔ البتہ پتہ چل جانے کے بعد اسے چھڑانے میں ضرر و تکلیف نہ ہو، تو وضو و غسل کے لئے اسے چھڑانا اور اس جگہ کو دھونا فرض ہو گا۔

نوٹ: یاد رہے کہ ناخن پالش یا ایسی کوئی چیز کہ جسے دھونے کے بعد بھی اس کا جِرم جسم پہ باقی رہ جائے اور اس وجہ سے پانی جلد تک نہ پہنچنے پائے، تو جب تک اس کا جِرم باقی رہے گا، وضو و غسل نہیں ہو گا، جبکہ اسے اتارنا ممکن ہو اور اگر اتارنا ممکن نہیں یا اتارنے میں حرجِ شدید ہو، تو اس جِرم کو اتارے بغیر وضو و غسل تو ہو جائے گا، لیکن اپنے قصد (ارادے) سے ایسی حالت پیدا کرنا، ناجائز و گناہ ہے، جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادات کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے جیسا کہ منہ سے بدبو آ رہی ہو، تو یہ جماعت ترک کرنے کا عذر ہے، لیکن جماعت کے قریب وقت میں قصداً ایسی چیز کھانا کہ جس کی وجہ سے منہ بدبودار ہو جائے، تو قصداً ایسی حالت پیدا کرنے کی وجہ سے گناہ ہو گا۔

شرعی طور پر کہیں حرج ہو، تو حرج کو دور کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ما جعل علیکم فی الدین من حرج﴾ ترجمہ کنزالایمان: تم پر دین میں کوئی تنگی (حرج) نہ رکھی۔ (پارہ 17، سورۃ الحج، آیت 78)

کشف الاسرار شرح اصول البزدوی میں ہے: ''ان اللہ تعالیٰ کما لم یکلف بما لیس فی الوسع لم یکلف بما فیہ الحرج قال اللہ تعالیٰ ﴿ما جعل علیکم فی الدین من حرج﴾'' ترجمہ: بیشک جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا

مکلف نہیں بنایا کہ جس کی طاقت نہ ہو، اسی طرح جس میں حرج ہو، اس کا مکلف بھی نہیں بنایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ما جعل علیکم فی الدین من حرج﴾ ترجمہ: تم پر دین میں کوئی تنگی (حرج) نہ رکھی۔"(کشف الاسرار، 4، ص 30، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

اصول السرخسی میں ہے:"ان الحرج مدفوع بالنص" ترجمہ: نص (قرآنی آیت) سے ثابت ہے کہ حرج کو دور کیا جائے گا۔(اصول السرخسی، ج 2، ص 203، دار المعرفۃ، بیروت)

جن چیزوں کی نگہداشت میں حرج ہے، ان کے جسم پر لگے ہونے کے باوجود وضو و غسل ہو جائے گا۔ در مختار اور اس کی شرح رد المحتار میں ہے: (بین القوسین مزیدا من رد المحتار):"ولا یمنع الطھارۃ ونیم ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحتہ (لان الاحتراز عنہ غیر ممکن) وحناء ولو جرمہ، بہ یفتی (صرح بہ فی المنیۃ عن الذخیرۃ فی مسئلۃ الحناء والطین والدرن معللا بالضرورۃ)۔۔ولا یمنع ما علی ظفر صباغ" ترجمہ: مکھی یا پسّو کی بیٹ کہ جس کے نیچے پانی نہ پہنچے، طہارت سے مانع نہیں، کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں اور مہندی بھی طہارت سے مانع نہیں ہے اگرچہ اس کا جرم لگا ہو، اسی پر فتوی ہے۔ منیہ میں ذخیرہ کے حوالے سے مہندی، گارے اور میل کے مسئلے میں ضرورت کو علت قرار دیتے ہوئے اس کی صراحت کی گئی ہے۔۔اور رنگریز کے ناخن پر جو جرم لگا ہوتا ہے وہ بھی طہارت سے مانع نہیں۔(در مختار مع رد المحتار، ج 1، ص 116 تا 117، مطبوعہ پشاور)

"وحناء ولو جرمہ، بہ یفتی" کے تحت جد الممتار میں ہے:"وبہ یظھر حکم بعض اجزاء کحل تخرج فی النوم وتلتصق ببعض الجفون او تستقر فی بعض المآقی وربما تمر الید علیھا فی الوضوء و الغسل ولا یعلم بھا اصلاً، فلا یکفی فیہ التعاھد المعتاد ایضاً، الا بتیقظ خاص وتفحّص مخصوص، فذلک کجرم الحناء، لا بالقیاس، بل بدلالۃ النص، فان الحاجۃ الی الکحل اشد واکثر من الحاجۃ الی الحناء" ترجمہ: اس سے سرمہ کے ان اجزاء کا حکم ظاہر ہو جاتا ہے جو سونے کی حالت میں نکل کر پلکوں میں چپک جاتے ہیں یا آنکھ کے کوئے میں ٹھہر جاتے ہیں اور بسا اوقات وضو و غسل میں ان پر ہاتھ پھرتا ہے اور ان کا بالکل بھی پتہ نہیں چلتا، کیونکہ اس معاملہ میں خاص دھیان اور مخصوص جستجو کیے بغیر نارمل توجہ کافی نہیں ہوتی، پس یہ مہندی کے جرم کی طرح ہیں، قیاس کی وجہ سے نہیں، بلکہ دلالۃ النص کی وجہ سے، کیونکہ سرمہ کی حاجت مہندی کی بنسبت زیادہ شدت و کثرت سے ہوتی ہے۔(جد الممتار، ج 1، ص 453، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''جس چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کے ملاحظہ واحتیاط میں حرج ہے، اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کہیں لگا رہ جانا اگرچہ جرم دار ہو اگرچہ پانی اس کے نیچے نہ پہنچ سکے جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورات کے لئے مہندی کا جرم، کاتب کے لئے روشنائی، مزدور کے لئے گارا، مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جرم، بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہ، کہ ان کا رہ جانا فرض اعتقادی کی ادا کو مانع نہیں (یعنی وضو و غسل ہو جائے گا)۔'' (فتاوی رضویہ، ج 1، ص 203، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

البتہ معلوم ہو جانے کے بعد اُس کے جرم (تہہ) کو اتارنا اور دھونا ضروری ہے۔ چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو، جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو، جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم واطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں، مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے، جیسے مکھی، مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔ قسم اول و دوم کی معافی تو ظاہر اور قسم سوم میں بعد اطلاع ازالہ مانع ضرور ہے، مثلاً جہاں مذکورہ صورتوں میں مہندی، سرمہ، آٹا، روشنائی، رنگ، بیٹ وغیرہ سے کوئی چیز جمی ہوئی دیکھ پائی، تو اب یہ نہ ہو کہ اُسے یوں ہی رہنے دے اور پانی اوپر سے بہادے، بلکہ چھڑا لے کہ آخر ازالہ میں تو کوئی حرج تھا ہی نہیں، تعاہد میں تھا، بعد اطلاع اس کی حاجت نہ رہی ''ومن المعلوم ان ما کان لضرورۃ تقدر بقدرھا'' ترجمہ: اور یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز ضرورت کی وجہ سے ثابت ہو، وہ بقدرِ ضرورت ہی ہوتی ہے۔'' (فتاوی رضویہ، ج 1، ص 455، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اپنے قصد سے ایسی حالت پیدا کرنا، ناجائز وگناہ ہے، جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادات کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''ان اکل ھذہ الاشیاء عذر فی التخلف عن الجماعۃ۔۔اقول: کونہ یعذر بذلک ینبغی تقییدہ بما اذا اکل ذلک بعذر او اکل ناسیا قرب دخول وقت الصلاۃ لئلا یکون مباشر الما یقطعہ عن الجماعۃ بصنعہ'' ترجمہ: ان اشیاء (لہسن یا پیاز وغیرہ) کا کھانا ترکِ جماعت کا عذر ہے۔۔ میں (علامہ شامی) کہتا ہوں: اس عذر کو اس قید کے ساتھ مقید کرنا ضروری ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ کسی عذر سے یا نماز کا وقت داخل ہونے کے قریب بھول کر یہ چیزیں کھالے (تو اس کے لیے ترکِ جماعت کا عذر ہے) تاکہ اپنے فعل سے ترک جماعت کا مرتکب نہ بنے۔ (ردالمحتار، ج 2، ص 526، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "رائحہ کریہہ کے ساتھ مسجد میں جانا، جائز نہیں۔۔۔اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، اسی قدر سے خود حقہ پر حکم ممانعت نہیں جیسے کچا لہسن، پیاز کھانا کہ بلاشبہ حلال ہے اور اسے کھا کر جب تک بو زائل نہ ہو مسجد میں جانا ممنوع، مگر جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ تغیرِ باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک بو زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہوگا اور یہ ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا۔" (فتاوی رضویہ، ج25، ص94، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net